جناب پروفیسر محمد سلیمان اظہر ایم۔اے

علامہ ارشد قادری (انڈیا) کی جانب سے تبلیغی جماعت اور وہابیوں پر کئے گئے ایک طعن کا جواب

حدیثِ نجد

اس وقت ہمارے پیشِ نظر ارشد القادری مدیر جام نور جمشید پور (بھارت) کی کتاب "تبلیغی جماعت" کے پاکستانی ایڈیشن کا ایک نسخہ ہے۔ اس کتاب میں تبلیغی جماعت کے کارکنوں کو وہابی ثابت کرنے کے بعد آخری باب میں وہ تمام احادیث درج کی گئی ہیں جن میں مدینہ سے مشرق میں واقع نجد کے دارالفتن ہونے اور وہاں سے شیطان کا سینگ برآمد ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ ہمیں بخاری و مسلم کی ان روایات پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہمارے نزدیک ان کتب کی تقریباً تمام مرویات درست ہیں۔ لیکن ہمیں ارشد القادری صاحب سے یہ گلہ ہے کہ انہوں نے نجد عراق پر چسپاں ہونے والی احادیث کو وہابیوں کے نجدِ یمامہ پر چسپاں کر دیا ہے۔ چونکہ عوام اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ نجد ایک کی بجائے ۱۲ ہیں اور مدینہ سے مشرق میں وہابیوں والا نجد، نجد یمامہ نہیں بلکہ نجد عراق ہے۔ اس لئے قادری صاحب نے عوام کی ناواقفی سے فائدہ اٹھا کر نجدِ یمامہ کو احادیثِ رسولؐ کی روشنی میں دارالفتن اور وہابیوں و تبلیغی جماعت کو فتنہ قرار دے دیا ہے اور باب نمبر ۸ میں مذکور احادیث کو ان پر چسپاں کر دیا ہے۔ ہم سب سے پہلے تو یہ بتائیں گے کہ نجد کتنے ہیں۔ پھر بتائیں گے کہ دارالفتن کون سا نجد ہے اور پھر وہ فتنے گنوائیں گے جو نجد عراق سے ظاہر ہوئے۔ پھر نجد یمامہ کا مختصر تعارف کروائیں گے۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب کی تحریک کا اختصار کے ساتھ ذکر کریں گے اور یہ بتائیں گے کہ کن کن لوگوں نے کن اغراض کے تحت اس تحریک کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے اور آخر میں ہم

یہ بتائیں گے کہ کس طرح قادری صاحب نے غلط روایات بھی وہابیوں کو رگیدنے کے لئے اپنی کتاب میں درج کردی ہیں۔ چونکہ ان کی کتاب کا بیشتر حصہ تبلیغی جماعت کو وہابی ثابت کرنے پر صرف ہوا ہے اور جب انہوں نے بزعم خود یہ کارنامہ انجام دے لیا تو پھر وہابیت یا تبلیغی جماعت کو رسول اللہ کی زبان سے قابلِ گردن زدنی قرار دیا ہے۔ اس لئے ہم ان کی کتاب کی فروعات میں الجھنے کی بجائے براہِ راست ان کے مرکزی خیال پر بحث کرتے ہیں کہ جب وہابی رسول اللہؐ کے مبغوض ہی نہ ہوں اور ان کا علاقہ دار الفتن ہی نہ ہو تو پھر ساری کتاب میں قادری صاحب کی تعمیر کردہ عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے اور ان کی ساری کاوش یکسر بے کار ہو جاتی ہے۔

نجد کے معنی:

نجد کے لغوی معنی رفعت اور علو کے ہیں۔ ہر بلند شے نجد کہلا سکتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ماں کے پستانوں کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ ارشاد ہے:

"وھدینٰہ النجدین"

لغتِ عرب کی مشہور ترین کتابوں مثل قاموس، لسان العرب، النہایۃ الاثیر، مصباح المنیر اور المنجد میں لکھا ہے:

"ان النجد ما اشرف من الارض وارتفع واستوی وصلب وغلظ"

کہ "نجد اس قطعہ زمین کو کہتے ہیں جو اردگرد کی زمین سے بلند و فراز اور ٹھوس ہو" تاج العروس میں نجد کے معنی یہ لکھے ہیں:

"والنجد ما ارتفع من الارض وھو خلاف الغور"

کہ "نجد بلند جگہ کو کہتے ہیں اور یہ نشیب کا الٹ ہے"

اور معجم البلدان میں لکھا ہے:

"النجد قفاف الارض وصلابھا وما غلظ منھا واشرف" (ج ۸ ص ۲۲۵)

علامہ عینیؒ، علامہ کرمانیؒ، حافظ ابن حجرؒ اور علامہ قسطلانیؒ احادیث نجد کی شرح میں لکھتے ہیں:

"واصل نجد ما ارتفع من الارض وھو خلاف الغور"

کہ "نشیب کے بالمقابل بلند جگہ کو نجد کہا جاتا ہے"

اسی لئے صاحب معجم البلدان و صاحب تاج العروس نے ان قطعات زمین کا ذکر کیا ہے جنہیں نجد کہا جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

(۱) نجد البرق الیمامہ (۲) نجد غال (۳) نجد اجار (۴) نجد العقاب بدمشق (۵) نجد الوجود (۶) نجد العشری (۷) نجد عفر (۸) نجد کبکب (۹) نجد صریع (۱۰) نجد الیمن (۱۱) نجد الحجاز / (۱۲) نجد العراق۔

دارالفتن:

گویا علماء نے ۱۲ مختلف نجدوں کا ذکر کیا ہے اور جب ہم عالم عرب کے نقشہ میں ان نجدوں کو دیکھتے ہیں تو وہ نجد جسے فتنوں کی سرزمین کہا گیا ہے اور مدینہ سے مشرق میں بتایا گیا ہے وہ نجد الیمامہ نہیں وہ نجد العراق دکھائی دیتا ہے۔ اور یہ وہی نجد ہے جسے صاحب معجم البلدان نے بایں الفاظ ذکر کیا ہے:

"کل ما وراء الخندق الذی خندقہ کسری الی الحرۃ"

اور صاحب تاج العروس نے بایں الفاظ ذکر کیا ہے:

"کل ما وراء الخندق علی سواد العراق فھو نجد"

کہ "سرحد عراق پر خندقِ کسریٰ سے آگے کا علاقہ نجد ہے"

علامہ کرمانیؒ حنفی، کرمانی شرح بخاری کے کتاب الفتن میں حدیث "نجد یطلع منھا قرن الشیطان" میں لکھتے ہیں:

"ھو الارض المرتفعۃ من تھامۃ الی العراق"

کہ "تہامہ سے عراق تک کی زمین اس کی مصداق ہے"

اور حجۃ الاحناف علامہ عینیؒ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"واشار بقربہ الی نجد ونجد من المشرق"

اور علامہ خطابی کہتے ہیں:

"من کان بالمدینۃ کان نجدہ بادیۃ العراق ونواحیھا وھی مشرق اھلھا"

کہ "مدینہ میں رہنے والے کو مشرق میں نجد عراق ہی نظر آئے گا" (کتاب الفتن)

خاتمۃ الحفاظ ابن حجر عسقلانیؒ اور علامہ قسطلانیؒ کی رائے بھی یہی ہے۔ لیکن آج صدیوں کے بعد ارشد القادری صاحب "تبلیغی جماعت" میں "اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی" کے مصداق دور کی کوڑی لائے ہیں اور اپنے ہی مقتدر علماء احناف کو روندتے ہوئے محض موحدین نجد الیمامہ اور تبلیغی جماعت کے بغض میں یہ راگ الاپ رہے

ہیں کہ حدیث نجد کا مصداق نجد عراق نہیں بلکہ نجد یمامہ ہے۔

اس قضیہ کے متعلق تاریخ بھی اپنا فیصلہ سنا رہی ہے۔ ذرا گوشِ ہوش سے سنئے۔ مسلمانوں کی اولین باہمی جنگیں یعنی جمل و صفین وغیرہ جس میں مسلم فوجی قوت کی کمر ٹوٹ گئی اور مسلمان ہمیشہ کیلئے انتشار کا شکار ہو گئے، کہاں ہوئیں؟ — نجد الیمامہ میں یا عراق میں؟ — ارشد قادری صاحب یا ان کا کوئی ہم قبیلہ بتائے کہ کیا یہ جنگیں عراق میں نہیں ہوئیں اور کیا یہ فتنہ نہ تھیں؟ — فتنۂ خوارج نے کہاں سے سر نکالا، جو حضرت علیؓ جیسی شخصیت کو نگل گیا — نجدِ یمامہ سے یا نجدِ عراق سے؟ — کربلا کا سانحہ جس میں اہلِ بیت کے ساتھ ناروا سلوک ہوا، جس میں رگِ نواسۂ رسولﷺ کٹی، کہاں وقوع پذیر ہوا؟ — نجدِ یمامہ میں یا نجدِ عراق میں؟ حضرت علیؓ کن کے جور کے برداشت کرتے ہوئے دل شکستہ ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوئے — نجد الیمامہ کے باشندوں کے یا عراقیوں کے —؟

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تہتر فرقوں میں بٹ جانے کی جو پیشگوئی فرمائی ہے وہ کہاں پوری ہوئی؟ — سنئے، ملا علی قاریؒ حنفی اس حدیث کی شرح میں فرقوں کی تعداد یوں گنواتے ہیں :

- معتزلہ (جو آگے مزید ۲۰ فرقوں میں منقسم ہیں)
- شیعہ (جو ۲۲ فرقوں میں منقسم ہیں)
- خوارج (جو ۲۰ فرقوں میں منقسم ہیں)
- نجاریہ (جو تین فرقوں میں منقسم ہیں)
- جبریہ (ایک ہی فرقہ)
- مشبہہ (پانچ فرقوں میں منقسم ہیں)
- علولیہ (ایک ہی فرقہ) — کل بہتر فرقے بنتے ہیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، ج ا ص ۲۴۸ مصری)

— اور یہ تمام کے تمام بہتر فرقے عراق ہی میں پیدا ہوئے۔ اگر کسی کو اختلاف ہو تو وہ ان کا غیر از عراق منبع ثابت کرے۔

اور سیدہ زینبؓ بنت علیؓ بن ابی طالب نے اہل کوفہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے اہلِ کوفہ، اے اہلِ عذر و مکر و حیلہ، تم ہم پر گریہ کرتے ہو اور خود تم نے ہم کو قتل کیا ہے، واللہ لازم ہے کہ تم بہت گریہ کرو اور کم خندہ کرو۔ تم نے

عیب و عار خود خرید کیا اور اس عار کا دھبہ کسی پانی سے تمہارے جامے سے زائل نہ ہوگا جگر گوشۂ خاتم پیغمبراں و سید جوانانِ بہشت کو قتل کرنے کا کس چیز سے تدارک کر سکتے ہو! . . . تم پر لعنتِ خدا ہو، تم نے وہ گناہِ بد کیا جس سے رحمتِ خدا سے نا امید ہو گئے اور گناہ گار دنیا و آخرت ہوئے۔ مستحق غضبِ الٰہی ہوئے اور اپنے لئے ذلت و خسران مول لیا۔ تمہارے یہ ہاتھ قطع کئے جائیں۔ اے اہل کوفہ تم پر وائے ہو تم نے کن جگر گوشہ ہائے رسول کو قتل کیا؟ (دمع السجون ترجمہ جلاء العیون از ملا باقر مجلسی ص ۵۰۲)

—— اور کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کوفہ کہاں واقع ہے؟ نجد الیمامہ میں یا عراق میں؟ جس کے باشندوں کے ہاتھوں اہل بیت کو ان کی تاریخ کا سب سے بڑا سانحہ پیش آیا۔ شاید ارشد قادری صاحب اب یہ نئی تحقیق بھی پیش فرمادیں کہ کوفہ بھی نجدِ یمامہ میں واقع ہے۔ کیونکہ جب انسان حیا سے دامن اٹھالے تو پھر اسے کسی بات کی پرواہ نہیں رہتی۔

ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک کس ملک کے بادشاہ نے چاک کیا تھا؟ —— کسریٰ نجد کا بادشاہ تھا یا عراق و ایران کا؟

سبطِ رسول امام حسن رض پر کس سرزمین میں حملہ کیا گیا؟ —— ان کی ران پر خنجر کہاں مارا گیا؟ ان کا خیمہ کہاں لوٹا گیا؟ ان کے نیچے سے مصلے کہاں کھینچا گیا؟ خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رض کا قاتل کس علاقہ کا رہنے والا تھا؟ —— خلیفۂ ثالث سیدنا عثمان رض ذی النورین کے خلاف بغاوت کی خفیہ تیاریاں کہاں ہوئیں؟ —— ان کے قتل کے منصوبے کہاں بیٹھ کر بنائے گئے؟ —— عبداللہ بن سبا کہاں کا رہنے والا تھا؟ —— حضرت علی رض کہاں شہید کئے گئے؟ —— ان کا قاتل کہاں کا رہنے والا تھا؟ —— حضرت حسین رض کے قاتل کہاں کے باشندے تھے؟ —— مسلمانوں کا سب سے پہلا فرقہ یعنی شیعیت کہاں سے برآمد ہوئی؟ —— معتزلہ کس آب و ہوا کی پیداوار ہیں؟ —— جہمیہ کا منبع کونسا ہے؟ —— خوارج کا ظہور کہاں سے ہوا؟ —— عقیدہ خلق قرآن کا فتنہ کہاں سے اٹھا؟ —— ظاہر ہے کہ نجد الیمامہ کا ان میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس کے باوجود ارشد قادری صاحب کے نزدیک فتنوں کی سرزمین نجدِ یمامہ ہے اور نجدِ عراق خیر و برکت کی سرزمین ہے ع

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے؟

حضرات! اگر نجدِ یمامہ اس وجہ سے مبغوض ہے کہ وہاں کے باشندوں نے جنگ لڑانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی تھی یا وہاں کے باشندوں کی طرف سے تبلیغ اسلام

میں روکاوٹیں ڈالی گئیں تو یہ وجہ بہت کمزور ہے۔ اس دلیل کی حیثیت تارِ عنکبوت سے زیادہ نہیں ہے۔ کیا آپ آج حضرت عمر فاروق رضؓ کو اس وجہ سے برا کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی مخالفت میں انتہا کر دی تھی؟ اور آخر کار جناب رسالتمآبؐ کو (خاکم بدہن) قتل کرنے نکل کھڑے ہوئے تھے — کیا حضرت عباسؓ کو اس وجہ سے گالی دی جا سکتی ہے کہ وہ جنگِ بدر میں کافروں کی فوج میں شامل ہو کر نبی اکرمؐ سے جنگ کرنے اور مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے چڑھ دوڑے تھے؟ — کیا حضرت ابو سفیانؓ سے اس وجہ سے بغض رکھا جا سکتا ہے کہ وہ کامل ۲۱ برس تک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت میں پیش پیش رہے تھے؟ — کیا حضرت خالد بن ولیدؓ پر اس لئے زبانِ طعن دراز کی جا سکتی ہے کہ جنگِ احد میں مسلمانوں کو (فتح کے بعد) شکست اور شدید نقصان محض انہی کی وجہ سے ہوا۔ حتیٰ کہ نبیؐ کے دندانِ مبارک بھی شہید ہوئے — یہ سب لوگ کہاں کے رہنے والے تھے! اور کس قبیلہ سے متعلق؟ ظاہر ہے کہ مکی تھے اور قریشی تھے۔ لیکن کیا ان کے قبل از اسلام کاموں کے باعث مکہ یا قریشیوں کو آج گالیاں دی جا سکتی ہیں جو نجد الیمامہ اور اس کے مکینوں کو آج شرم و حیا سے عاری ہو کر دی جا رہی ہیں؟ — آئیے ہم آپ کو بتائیں کہ نجد الیمامہ ہے کیا؟ جس کے متعلق عرب شعراء یوں نغمہ سرا ہیں،

ع سلام علیٰ نجد ومن حلّ بالنجد

وہابیوں کا نجد:

نجد الیمامہ وسطِ عرب میں سرسبز و شاداب اور بلند و فراز قطعۂ زمین ہے۔ اس کا اکثر حصہ ۴۰۰۰ فٹ بلند ہے۔ بعض مقامات پر اس کی بلندی ۵۰۰۰ فٹ سے بھی زیادہ ہے۔ اس کا طول ۷۰۰ میل اور عرض ۶۲۵ میل ہے۔ آب و ہوا صحت بخش ہے۔ ندی نالے اور چشمے بکثرت ہیں یہ علاقہ خود پھولوں کی طرح حسین و شگفتہ ہے۔ صحرا کانٹوں کی طرح اسے گھیرے ہوئے ہیں۔ شمال میں صحرائے شام و عراق، مغرب میں صحرائے حجاز، مشرق میں صحرائے دہنا اور الحسار اور جنوب میں صوبہ یمامہ اور ربقیہ صحرائے دہنا۔ غالباً ان صحراؤں کے باعث ہی یہ علاقہ بیرونی اثرات سے بڑی حد تک محفوظ رہا ہے۔ یہاں کے گھوڑے، پھول اور خوشبودار گھاس مشہور عالم ہیں۔ ایک عرب شاعر کہتا ہے ؎

تمتع من شمیم عرار نجد
فما بعد العشیۃ من عرار

کلیب جو بکر بن وائل کا سردار تھا نجد ہی کا رہنے والا تھا - ایام جاہلیت میں دولت وثروت اور عزو وقار کے لحاظ سے کوئی شخص اس کا ہم پایہ نہیں ہوا - اسی کے قتل نے بکر و تغلب کے درمیان جنگ کی وہ آگ بھڑکا دی تھی جو مسلسل چالیس برس تک انسانی ایندھن سے فروزاں ہوتی رہی - کندہ کی مشہور و معروف سلطنت یہیں قائم ہوئی - امرء القیس جو اس کا آخری تاجدار اور عربی زبان کا ملک الشعراء ہے اسی سرزمین عشق ومستی میں پیدا ہوا - عربی شاعری اور زبان کو اس خطہ کی آب وہوا سے خاص مناسبت ہے - کلیب کا بھائی مہلہل جو عربی شاعری کا باوا آدم ہے ، اسی کی خاک سے پیدا ہوا - خنساء جس کے پایہ کی کوئی شاعرہ عالم عرب آج تک نہیں پیدا کر سکا یہیں کی پیداوار تھی -

نجد الیمامہ عہد قدیم سے قبائل عدنانیہ کا مسکن ہے - عہد اسلام میں یہاں قبیلہ غطفان آباد تھا - جس کی تادیب کیلئے خود جناب سرورکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴ھ میں نجد تشریف لے گئے - گویا اس سرزمین کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پابوسی کا لازوال شرف بھی حاصل ہو چکا ہے - اور جہاں جہاں آپ کے قدم مبارک پڑ گئے وہ علاقے آج تک خوشبو دے رہے ہیں اور نقش پا کی شوخیاں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ؏

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے

لیکن ارشد القادری صاحب کو اصرار ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقوش پا ، کسی برکت وفضیلت کے حامل نہیں ہیں اور یہ علاقہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سانسوں کی خوشبو کا حامل وامین ہونے کے باوجود نہ صرف بانجھ ہے بلکہ فتنوں کی سرزمین ہے - ہمیں ان لوگوں پر تعجب ہے کہ عاشق رسول ہونے کی اجارہ داری کے مدعی بھی ہیں لیکن مشک وعنبر کو شرمانے والی اس مشام دلنواز کو سونگھنے سے ان کی قوت شامہ قاصر ہو چکی ہے - ورنہ وہاں تو ؎

گلزار کے سایوں میں وہی حشر بپا ہے ،
پھولوں سے ابھی تک تری خوشبو نہیں جاتی -

قبے اور مزار :

بریلوی حضرات کو امام محمد بن عبدالوہاب اور ان کے معتقدین سے شاید اس لئے عداوت ہے کہ انہوں نے نجد و حجاز میں کفر و شرک کے اڈوں یعنی قبوں اور مزارات کا خاتمہ کر کے ان کے ذریعہ معاش کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ شیطان کے ایک حسین فریب کا پردہ چاک کر دیا تھا - اسی لئے

جب سلطان عبدالعزیز نے قبے منہدم کروائے تھے تو ہندوستان میں ان لوگوں نے سعودیوں کے خلاف نفرت وحقارت کا ایک باب کھول دیا تھا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اس پروپگنڈے کا مدلل اور مسکت جواب عنایت فرمایا تھا۔ لیکن ان کے دلائل کا جواب دینے کے بجائے آج تک یہ مذموم پروپیگنڈہ جاری ہے کہ وہابی بزرگوں، اولیاء وصالحین کی عظمت کے منکر ہیں، ان کا احترام نہیں کرتے۔ ہم قبوں اور مزاروں کی شریعت اسلامیہ میں حیثیت ایک مرتبہ پھر واضح کئے دیتے ہیں کہ شاید کسی کی بینائی لوٹ آئے۔

پہلے چند احادیث سنیے:

۱۔ "عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد قالت فلولا ذالک ابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا"

"حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ پر اس وجہ سے لعنت فرمائی ہے کہ انہوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبور کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک، اگر یہ خدشہ نہ ہوتا تو نمایاں کر کے بنائی جاتی"

۲۔ "عن ابی ھیاج اسدی قال قال علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ"

"ابی ہیاج اسدی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علیؓ نے فرمایا، کیا میں اس مشن پر تمہیں روانہ نہ کروں جس پر مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روانہ کیا تھا کہ ہر وہ قبر جو بلند اور خوبصورت بنی ہوئی ہو اسے مسمار کر کے زمین کے برابر کر دوں"

۳۔ "عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ"

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر کو چونہ گچ بنانے، اس پر مجاور بن کر بیٹھنے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے"

۴۔ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتیٰ یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکانہ"

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک کہ کسی قبر کی زیب وزینت اور آرائش وسنگار دیکھ کر کوئی گذرنے والا یہ خواہش نہ کرنے لگے کہ کاش میں اس میں دفن ہوتا۔"

بخاری اور مسلم کی ان احادیث کے بعد کسی دوسری دلیل کی ضرورت نہیں ہے لیکن چونکہ بریلوی حضرات کو حنفی ہونے کا دعویٰ بھی ہے اس لئے اتمام حجت کی خاطر ہم مزارات اور قبوں کی حیثیت فقہ حنفی میں بھی بیان کئے دیتے ہیں:

درمختار جلد اول صفحہ ۶۲۱ میں ہے:

"قبر پر برائے زینت عمارت بنانا حرام ہے۔"

درمختار، فتاویٰ عالمگیری اور مالابد منہ میں ہے:

"اولیاء اللہ کی قبروں پر سجدہ کرنا، مکان بنانا، چراغ جلانا نیز ان کا طواف کرنا، ان سے مرادیں مانگنا اور ان پر نذریں چڑھانا حرام اور کفر ہے۔"

درمختار میں یہ بھی ہے کہ:

"قبروں کو بوسہ دینا درست نہیں۔"

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح، جن کے نام کا ساری دنیائے بریلویت کھا رہی ہے لیکن انکی تعلیمات کی پرواہ نہیں کرتی، وہ تو حنبلی مسلک کے حامل ہیں۔ یعنی اس مسلک کے جس کے حامل نجدی ہیں اور جو بریلویوں کے مبغوض ہیں۔ وہ حنبلی ہونے کے باعث رفع الیدین اور قرأت فاتحہ کے قائل ہیں لیکن عوام کو صرف ان کی گیارھویں کی ترغیب دی جاتی ہے اور ان کے افعال سے جاہل رکھا جاتا ہے۔ وہ حنبلی مسلک میں اس قدر پختہ ہیں کہ ایک مرتبہ ان سے سوال ہوا "کیا کوئی غیر حنبلی بھی ولی ہو سکتا ہے؟" تو انہوں نے فرمایا:

"ما کان ولا یکون" (کما حکاہ ابن رجب)

کہ "نہ تو اب تک ہوا ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔"

ذرا ارشد القادری صاحب بتائیں کہ ہند کے وہ لوگ جنہیں آپ ولی اللہ سمجھتے ہیں حنبلی تھے یا حنفی؟ اگر حنبلی تھے تو نجدی حنبلیوں سے عداوت کے کیا معنی؟ اور اگر حنفی تھے تو پھر ان کی ولایت ہی مشکوک ہے کیونکہ جب آپ کے غوث اعظم، قطب الاقطاب، پیران پیر، محبوب سبحانی نے غیر حنبلیوں کے لئے ولایت کا دروازہ ہی بند کر دیا ہے تو یہ لوگ کس خفیہ سوراخ سے اندر پہنچ گئے؟

بینوا و توجروا!

غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ:

"قبروں کو چھونا کچھ کرنا مکروہ ہے۔"

شاید قادری صاحب یہ نئی تحقیق منظر عام پر لائیں کہ غنیۃ الطالبین پیر صاحب کی کتاب ہی نہیں ہے لیکن ہم پیشگی عرض کئے دیتے ہیں کہ یہ تحقیق ان کی علمیت کا بھانڈا اپنے چوراہے کے پھوڑ دے گی اس لئے ایسی حماقت کی جرأت نہ فرمائیں تو بہتر ہوگا۔

بہرصورت بات تو قبوں اور مزاروں کی شرعی حیثیت کے متعلق ہو رہی تھی جو آپ نے سن لی کہ نہ تو حدیث انہیں برداشت کرتی ہے اور نہ فقہ۔ اور جب یہ مزارات کفر و شرک کے اڈے بھی بن جائیں تو معاملے کی شدت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ علامہ رشید رضا مصری نے نجد و حجاز" میں ایک واقعہ قلمبند کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی قبر پر سمتِ قبلہ چھوڑ کر قبر کی جانب رخ کر کے نماز پڑھ رہا تھا۔ یہ سمجھ کر کہ شاید نابینا ہے اس کا رُخ موڑنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ اسی انداز میں ڈٹا رہا۔ گویا وہ خدا کو نہیں صاحب قبر کو سجدہ کر رہا ہے۔ اسی طرح حضرت زیدؓ بن خطاب کی مزعومہ قبر کی پرستش ہوتی تھی۔ حالانکہ اسلام تو اس معاملہ میں اس قدر حساس ہے کہ امام احمد بن وضاح اندلسی نے السفارینی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمرؓ کو دورانِ خلافت یہ معلوم ہوا کہ عوام اس درخت کے پاس بغرضِ حصولِ برکت جاتے ہیں جس کے نیچے بیٹھ کر سرورِ کائناتؐ نے ۱۴۰۰ صحابہؓ سے صلح حدیبیہ سے قبل بیعت لی تھی اور جہاں خدا کی رضا نازل ہوئی تھی، آپؓ نے اس تاریخی درخت کو کٹوا دینے کا حکم دیا۔ تاکہ ایسا نہ ہو جہال بعد میں اس درخت سے نفع و ضرر منسوب کر بیٹھیں۔ قبریں نمایاں کرنے یا ان پر تعمیر عمارات کا سوال ہی نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہؓ، تابعینؒ و ائمہ اربعہ کے زمانہ میں سارے عالم اسلام میں ایک بھی ایسی مسجد نہیں ملتی جو قبر پر تعمیر کی گئی ہو۔ نہ کہیں کوئی مشہد تھا جس کی زیارت کی جاتی ہو، نہ کوئی مزار تھا جو مرجع عوام ہو۔ نہ حجاز میں نہ خراسان میں نہ مصر میں نہ شام میں نہ یمن میں نہ عراق میں۔ جہاں تک قبہ رسول اکرمؐ کا تعلق ہے تو وہ نہ تو عہدِ صحابہ میں تھا، نہ عہدِ تابعین میں، نہ عہد تبع تابعین میں۔ بلکہ یہ قبہ جسے اب سبز گنبد کہتے ہیں، آنحضرتؐ کی وفات کے ۶۴۸ سال بعد ۶۵۸ھ میں مصری بادشاہ قلاؤون المعروف بہ المنصور نے بنوایا تھا۔ جبکہ صحابہؓ سے بڑھ کر عاشق رسول کوئی نہیں ہو سکتا اور خلافتِ راشدہ میں مسلمانوں کے

پاس دولت کا بھی کوئی حساب نہ تھا۔

وہابیوں نے غیر شرعی مزارات اور قبوں کو گرا دیا ہے تو کوئی جرم نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی حضرت علیؓ کو اسی مشن پر روانہ فرمایا تھا۔ اگر وہابی مجرم ہیں تو پھر قادری صاحب فرمائیں کہ رسولؐ اللہ کے ارشاد اور حضرت علیؓ کی تعمیل کے کیا معنی ہیں؟

وجہ عداوت:

بات دراصل یہ ہے کہ نجدی وہابی، اشرافِ مکہ مثل حسین بن علی آف مکہ، شریف سرور، شریف غالب وغیرہ سے ٹکرائے اور انہیں حجاز سے بھگانے کے بعد خادم حرمین ہوئے ہیں اور ساری دنیا جانتی ہے کہ یہ اشراف مکہ انگریزوں کے پروردہ اور ان کے ایجنٹ تھے۔ ترک سلطنت کی تباہی میں انہوں نے انگریزوں کا بھرپور ساتھ دیا۔ جس کے بدلے میں عالم عرب کی بادشاہت مانگی۔ یہ خواہش پوری نہ ہو سکی کیونکہ درمیان میں وہابی آن ٹپکے جنہوں نے ان کی غداریوں کے صلے میں انہیں بے دست و پا کر دیا۔ دوسری طرف ہند میں بریلوی حضرات تھے جو انگریزوں کی مخالف قوت وہابیانِ ہند کے خلاف محاذ کھولے ہوئے تھے۔

اشرافِ مکہ اور بریلویانِ ہند کی پشت پناہ ایک ہی طاقت تھی۔ دونوں ایک ہی مقصد اور ایک ہی طاقت کے لئے کام کر رہے تھے۔ اس لئے جب حجاز میں اشراف مکہ کا خاتمہ ہوا تو ہند میں ان کے ہمسر حلیف بلبلا اٹھا اور طاغوتِ حجاز حسین آف مکہ کا خاتمہ کرنے والوں کے خلاف انہوں نے نفرت کا طوفان کھڑا کر دیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مشترکہ مقصد کے لئے کام کرنے والے مختلف افراد کے درمیان جذباتِ اخوت و ہمدردی ہوا ہی کرتے ہیں۔ لیکن ایسی بھی کیا مجبوری آن پڑی ہے کہ شریکِ کار کے خاتمہ کے جرم میں خاتمہ کرنے والوں کو کافر قرار دینے تک نوبت پہنچ جائے۔ اگر نجدی کافر ہیں تو گویا حرمین شریفین کفار کے تسلط میں ہیں؟ ایمان سے آپ ہی بتائیے کہ پھر مسلمانوں کے پلے میں کیا رہ جاتا ہے؟ انگریز کا سورج غروب ہو گیا، اشرافِ مکہ کا دور ختم ہوا، للہ اب تو اسلام پر رحم کیجئے اور کافر گری کا یہ کھیل بند کیجئے ورنہ اغیار کہیں گے کہ یہ اب مسلمان کتنے بے غیرت ہیں جن کا قبلہ، جن کے خدا کا گھر، جن کے رسولؐ کی آخری آرامگاہ تک کافروں کے قبضہ میں ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ جس طرح آپ خود کو حنفی کہتے ہیں اسی طرح وہ لوگ خود کو حنبلی کہتے ہیں۔ حنفی بھی مسلمان ہیں اور حنبلیوں کے مسلمان ہونے میں بھی کسی کو کلام نہیں ہے۔ دونوں اپنی اپنی فقہ پر عامل ہیں اور فقہ میں اختلافات اصولی نہیں

فروعی ہیں۔ آپ کے امام کی سمجھ میں مسئلہ جس طرح آیا آپ اس طرح عمل کرتے ہیں اور ان کے امام کی سمجھ میں مسئلہ جس طرح آیا وہ اس طرح عمل کرتے ہیں اور یہ سلسلہ گذشتہ ایک ہزار سال سے چلا آرہا ہے، کوئی نئی بات نہیں ہے۔ براہ کرم کافروں کو مسلمان بنائیے، مسلمانوں کو کافر بنانے کی کیا ضرورت ہے! وہابی کوئی خارج از اسلام گروہ نہیں ہے۔ یہ لفظ تقریباً ۱۷۶۴ء میں رائج ہوا اور ہمیں تعجب ہے کہ اس تحریک کو وہابیت کہا گیا۔ کیونکہ عبدالوہاب تو بانئ تحریک محمد کے باپ کا نام ہے جس کے متعلق سبھی جانتے ہیں کہ وہ اس تحریک کا مخالف تھا۔ ایک مخالف کے نام پر تحریک کا نام رکھنے کی منطق ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ کوئی نام رکھنا ہی تھا تو بانی سے منسوب کیا جاتا لیکن محمدی کہنے سے مقاصد حل نہیں ہوتے تھے لہٰذا ؎

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

کسی کے منہ میں لگام کون دے سکتا ہے۔ انہیں بدنام کرنے میں کئی پردہ نشینوں کے نام آتے ہیں۔ سب سے پہلے یورپی طاقتیں ہیں جن کے مفاد کے یہ بات خلاف تھی کہ مسلمانوں میں مذہبی اور سیاسی بیداری پیدا ہو اور ان کے استعماری مقاصد کو چیلنج نہ ہو جائے جو اس تحریک کا لازمی نتیجہ تھی دوسرے نمبر عثمانی سلطنت کا نام آتا ہے جو نہیں چاہتی تھی کہ جزیرۃ العرب میں کوئی مستحکم مملکت وجود میں آئے جو کسی مرحلہ پر اس کے اقتدار کو چیلنج کر سکے۔ تیسرے نمبر پر اس دور کے مصریوں کا نام آتا ہے جنہیں عثمانیوں نے وہابیوں کے خلاف محمد علی پاشا خدیو مصر کے زیر کمان استعمال کیا۔ چوتھے نمبر پر اشراف مکہ آتے ہیں جنہوں نے مسلم مفادات سے غداری کر کے انگریزوں سے عقدِ موالات باندھ رکھا تھا۔ جنہوں نے حرم پاک کو جنگی مرکز بنا رکھا تھا۔ جنہوں نے وہاں الحاد اور جنسی انارکی پھیلا رکھی تھی۔ جنہوں نے سارے حجاز میں ظلم و ستم اور لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ جو حاجیوں تک کو لوٹنے سے باز نہ آتے تھے۔ جنہوں نے بیت المقدس، دمشق اور بغداد انگریزوں کے ہاتھ فتح ہو جانے پر انہیں مبارکبادی کے تار دیئے تھے۔ جو اپنے سوا تمام اہل قبلہ یعنی ترکوں، مصریوں اور نجدیوں کو کافر سمجھتے تھے۔ جنہوں نے ہند کے سلطان ٹیپو کو ناکام بنانے کے لئے میر صادق اور پورنیا کے دوش بدوش کام کیا تھا۔ اور جن کے خلاف ۱۳۴۱ھ میں علماء ازہر نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ شریف حسین بن علی باغی ہے وہ حرم میں الحاد کا مرتکب ہوا ہے اور اس باغی سے لڑنا فرض ہے اور امام یمن یا سلطان نجد کو یہ فرض ادا کرنا چاہیئے (دیکھئے علامہ رشید رضا کی کتاب نجد و حجاز) وہابیوں کو بدنام کرنے میں اشراف مکہ کے بعد وہ لوگ آتے ہیں جنہوں نے عوام کالانعام کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر اپنی مذہبی دکانداریاں

پھلا رکھی تھیں۔ ان سجادہ نشینوں کا نام آتا ہے جو عوام کی طرف سے دیئے گئے نذرانوں کو اپنی عیاشیوں پر صرف کرتے تھے۔ ان فقیہان حرم بے توفیق کا نام آتا ہے جو نہیں چاہتے تھے کہ عوام کے سامنے اسلام اپنی صحیح صورت میں آجاتے اور اسی بنا پر انہوں نے ہند کے مجدد شاہ ولی اللہ پر قرآن کا بزبانِ فارسی ترجمہ کرنے کے جرم میں کفر کا فتویٰ لگا دیا تھا۔ ان سب عوامل نے مل کر عوام کے ذہنوں کو اس قدر مسموم کر دیا کہ نجدی ایک گالی کے مترادف ہو گیا اور وہابی کافروں میں شمار ہونے لگے۔ حالانکہ یہ لوگ مسلمان ہیں، اپنے آپ کو وہابی نہیں بلکہ موحد اور سلفی کہتے ہیں۔ عقیدۃً سنی ہیں اور امام ابن تیمیہؒ کے زیر اثر امام احمدؒ بن حنبل کے مسلک پر کاربند ہیں جیسا کہ خود شیخ محمد بن عبدالوہاب نے اپنے خطبہ حرم میں فرمایا:

(ترجمہ) کہ "ہم فروعی مسائل میں امام اہل سنت امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں۔ ہمیں خود اجتہاد کا دعویٰ نہیں ہے تاہم جب ہمیں کوئی صحیح حدیث مل جائے تو پھر ہم کسی کے قول کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ حدیثِ رسولؐ پر عمل کرتے ہیں۔"

اور حضرت امام ابو حنیفہؒ کا بھی تو یہی فرمان ہے کہ "جب صحیح حدیث رسولؐ (میرے قول کے خلاف) مل جائے تو میرا قول ترک کر دو۔"

بتائیے اس طرزِ عمل میں کیا خرابی ہے اور کیا ایسا شخص اسلام یا اہل سنت سے نکل جاتا ہے؟

ذرا ارشد قادری صاحب وضاحت فرمائیں، ہم گوش بر آواز ہیں ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہمہ گویم

(جاری ہے)

ضروری گذارش

اس ماہ بہت سے اصحاب کی مدت خریداری ختم ہو رہی ہے۔ جن کے نام آنے والے رسالہ پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے۔ لہٰذا براہ کرم:

- پندرہ دن کے اندر اندر اپنا سالانہ زر تعاون دفتر کے نام منی آرڈر فرما دیں۔
- خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں۔
- ورنہ آئندہ شمارہ بذریعہ وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ شکریہ! (ناظم دفتر اکرام ساجد)